مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ اوکاڑہ

پاک و ہند کے مفسرین اہلسنت

اور

ان کی تفسیریں

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، اوکاڑہ)

دار الابدال

اسلامی جمہوریہ پاکستان

نام : پاک وہند کے مفسرین اہلسنت اوران کی تفسیریں
مؤلف : ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)
ضخامت : ۵۳صفحات
سن : شعبان۱۴۴۲ھ/مارچ۲۰۲۱ء
پیشکش : دارالابدال
اسلامی جمہوریہ پاکستان

دارالابدال
اسلامی جمہوریہ پاکستان

فہرست مشمولات

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کواپنے استادمحترم،ناظم جامعۃ المدینہ،رینالہ خورد،تلمیذمولاناغلام محمد تونسوی،حضرت مولانامحمدشفیق المدنی عطاری کے نام منسوب کرتاہوں جن کے سامنے زانوے تلمذ طے کرنا کاشرف حاصل کیا۔

اللہ رب العزت میرے جملہ اساتذہ،والدین اور مجھ سمیت پوری امت محمدیہ کی مغفرت فرمائے،اور مجھے دین متین کی خدمات کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

امین

ابوالابدال محمد رضوان طاہرفریدی

آغازسخن

عرصہ پانچ سال قبل برصغیر کے مفسرین اہلسنت کی حیات وکارنامے اوران کی تفسیری خدمات پر ایک تذکرہ مرتب کرنے کا پروگرام بنایا تھا جوکہ مختلف ابواب کے تحت تقسیم تھااور چند بزرگوں کے حالات سپردقلم کیے بھی مگر دیگر بہت سی مصروفیات کی بناء پر یہ کام آگے نہ بڑھ سکااورصرف چنداوراق ہی لکھ پایا تھااب کچھ معمولی اضافے کے ساتھ یہ نامکمل تذکرہ پیش خدمت ہے۔

یہ موضوع نہ صرف اہم ہے بلکہ ضروری بھی ہے کاش کوئی دوست اس موضوع پر تحقیقی و تفصیلی کام کرے تو ایک اہم ضرورت پوری ہوجائے گی اس طرح نہ صرف مفسرین اہلسنت کی خدمات سامنے آئیں گی بلکہ اب تک جوکام ہوچکا ہے وہ بھی نمایاں ہوگا۔اگرکوئی دوست اس موضوع پرکام کرنا چاہتاہےتو درج ذیل عنوانات کےتحت وہ اپنے کام کوسمیٹ سکتا ہے۔

باب اول:اس میں تراجم قرآن کوذکرکرے۔

پھراس کی بھی آگے تقسیم ہوجاتی ہے جیسے کنزالایمان اردو میں ترجمہ ہےاب کنزالایمان کےبھی کئی زبانوں میں تراجم سامنے آئے ہیں جیسےانگلش،بنگالی،پشتووغیرہ

باب دوم:

اس میں اردو،عربی،فارسی،سندھی اوردیگرعلاقائی زبانوں میں لکھی گئی تفاسیراوران کے

مصنفین کے تراجم کوجمع کیاجائے۔

یہ باب بھی کئی عنوانات کوگھیرلے گا،سب سے پہلے ان تفاسیر کا ذکرکیاجائے جومکمل لکھی گئی ہے پھر جو نامکمل رہی،اس کے بعد تفسیری اجزاء یعنی قرآن کے کسی خاص حصہ کی تفسیر جیسے سورہ یوسف کی یا سورہ فاتحہ کی یا آیۃ الکرسی کی وغیرہ،اس کے بعد تفاسیر پرلکھ گئے حواشی کوجمع کیاجائے جیسے حواشی علی الجلالین،حواشی علی البیضاوی وغیرہ

باب سوم:

اس باب میں اصول تفسیر پرلکھی گئی کتب کااشاریہ جمع کیاجائے۔

باب چہارم:

علوم قرآن اوراس سے متعلقات پرموجودکتب کوذکرکیاجائے۔

باب پنجم:

اس باب میں آپ ان کتب کوذکرکرسکتے ہیں جوقرآن کی عظمت،منزلت،رفعت اور تلاوت فضیلت وغیرہ امور پرلکھی گئی ہوں۔

باب ششم:

اس باب میں ان کتب کوجگہ دیں جن کاموضوع قرآنیات کے ضمن میں مستشرقین،ملحدین اوردیگرگمراہ فرقوں کاردہے۔

اس طرح دیگراوربھی بہت سےعنوانات قائم کیے جاسکتے ہیں

اس سارے کام میں جوچیزیں خصوصیت کے ساتھ ذکرکرناضروری ہیں وہ یہ ہیں

کتاب کا صحیح ومکمل نام، ضخامت، سن اشاعت ومقام اشاعت، اگر کتاب شائع نہیں ہوئی تو اس کے قلمی نسخوں کی نشاندہی، اس کی فنی وعلمی حیثیت اور مصنف کا مختصر وجامع تعارف۔

اصول تفسیر پر کتب

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر: (فارسی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصانیف میں سے یہ کتاب نہایت
مفید وجلیل القدر ہے صغیر الحجم ہونے کے باوجود بڑج جامع ہے کئی فضلاء نے اس کے اردو تراجم کیے
ہیں اور اپنی افادیت کی بناء پر درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔

فتح الخبیر: (عربی)

یہ بھی شاہ صاحب کی تصنیف ہے اور الفوز الکبیر کا دوسرا حصہ ہے مگر آپ نے اس کا
علیحدہ نام تجویز فرمایا ہے۔

ؔیاقوت التاویل فی اصول تفسیر: (عربی)

الصمصام فی اصول تفسیر القرآن: (عربی)

یہ دونوں کتن حضرت علامہ عبدالعزیز پر ہاروی کی ہیں
مؤخر الذکر مطبوعہ ہے جوکہ نعم الوجیز کے حاشیہ پر طبع ہوئی تھی ناشر کو اس کا ناقص نسخہ ہاتھ آیا جس کے

درمیان کے چند صفحات غائب تھے اسی طرح چھاپ دیا گیا۔

(احوال وآثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی، صفحہ ۴۴)

احسن البیان: (اردو)

اس کا مکمل نام ''احسن البیان فی اصول تفسیر قرآن'' ہے جوکہ ۳ مجلدات پر مشتمل ہے مگر تادم تحریر غیر مطبوعہ ہے یہ حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کی تالیف ہے۔

فیض القدیر فی اصول تفسیر: (اردو)

یہ بھی غیر مطبوعہ اور حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے

اردو تفاسیر

تفسیر رؤفی:

یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں ہے اس کے مصنف حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی ہیں جو کہ حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے تھے آپ مفسر، محدث، عابد وزاہد، شیخ طریقت اور فارسی واردو کے شاعر تھے ۱۴ محرم الحرام ۱۲۰۱ھ /۱۷۸۶ء کو مصطفیٰ آباد عرف رام پور میں آپ کی ولادت ہوئی، حضرت فیض بخش کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا، شدید ریاضتوں کے بعد خلافت سے نوازے گئے حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے۔ مفتی شرف الدین رام پوری اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جیسے اکابر سے علوم ظاہری میں استفادہ کیا، دیگر تالیفات میں ۱۔ درالمعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی) ۲۔ جواہر علویہ ۳۔ مراتب الوصول ۴۔ ارکان اسلام ۵۔ مرغوب القلوب فی معراج المحبوب، شامل ہیں ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء کو حج کے لیے روانہ ہوئے راستہ میں یمن کے قریب آپ کا وصال ہوا اور یلملم کے مقام پر قبر مبارک بنائی گئی۔

(ماخوذ از۔ تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

فیوض القرآن:

یہ تفسیر بھی دو جلدوں میں ہے جس کے مؤلف ڈاکٹر حسن بلگرامی ہیں اس کو انہوں نے قیام بہاولپور کے دوران تحریر کیا تھا جس پر علامہ کاظمی شاہ صاحب کی تقریظ بھی موجود ہے بھارت کے علاقہ بلگرام میں ۱۳۲۶ھ/۲،اگست ۱۹۰۸ءکوآپ کی ولادت ہوئی،الہ آباد یونیورسٹی (بھارت) سے ایم اے کیا،شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کی شخصیت پر مقالہ لکھ کراسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔تادم آخر علماء ومشائخ اہلسنت سے استفادہ ومطالعہ جاری رکھا،سلسلہ چشتیہ کے بزرگ بابا عبداللہ درانی سے بیعت ہوئے،اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں پانچ سال تک وائس چانسلر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں،طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد ۹۲ سال کی عمر پاکر ۲ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ/۲۸ جنوری ۲۰۰۱ءکووصال فرمایا۔آخری آرم گاہ پاپوش نگر قبرستان ناظم آباد کراچی میں بنی۔

(ماخوذاز۔انوارعلمائے اہلسنت سندھ،صفحہ۲۰۲)

تفسیر تطیبات بینات،معروف بہ صراط مستقیم:

یہ تفسیر بی بی رقیہ بنت عبدالحق خیر آبادی بن علامہ فضل حق خیر آبادی کی ہے جو کہ عالمہ اور فاضلہ تھیں یہ تفسیر آسان اردو میں خاص طور پر عورتوں کے لیے لکھی گئی ہے اس میں آپ نے زیادہ تر آیات احکام کے ترجمہ وتفسیر پر اکتفاء کیا ہے اس پر علامہ برکات احمد ٹونکی کی تقریظ ان الفاظ میں موجود ہے۔

''آج تک جتنی تفاسیر اور تراجم عربی،فارسی،اردو میں قرآن پاک کی ہوئی ہیں گو وہ لاتعدولاتحصیٰ سہی لیکن یہ تراجم صرف رجال امت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اب تک کوئی تفسیر یا ترجمہ قرآن

پاک کا ایسانہیں گزرا جونسائے امت سے تعلق رکھتا ہوسب سے پہلے ملک ہندوستان میں جس نے اس میدان میں قدم رکھاوہ ملک العلماء، شمس الفضلاء، وحیدالعصر، فریدالدہر، علامہ زمن، استاذ الکل، شہسوار میدان تحقیقات علمیہ، محرر تدقیقات حکمیہ، استاذ ناومولانا مولوی عبدالحق العمری الخیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ مع اساتذتہ رحمۃ واسعۃ کی صاحبزادی جنابہ رقیہ بی صاحبہ ہیں جنہوں نے عام اردو میں اکثر آیات احکامیہ کا ترجمہ کیااوراس کے ذیل میں مفسرین کے اقوال سے اس کے فوائد بیان کیے، میں نے اس تفسیر کواول سے آخر دیکھا ہے

اس کے جملہ مضامین صحیح اور قابل عمل ہیں، ترجمہ نہایت سنجیدگی اور متانت سے کیا گیا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ خداوندتعالیٰ اس تفسیر سے ملک کے افرادکومستفیض کرےاور ہرفردبشراس سے بہرہ مند ہواور سب کوعمل کی توفیق نصیب ہو۔حررہ ابومحمد برکات احمد کفش برادرحضرت شمس العلماء علامہ عبدالحق خیرآبادی قدس سرہ ''

اس تفسیر کاایک نایاب قلمی نسخہ خانقاہ صمدیہ پھپھوندشریف (یوپی انڈیا) کے کتب خانے میں محفوظ ہے اسی نسخہ کاعکس کتب خانہ قادریہ بدایوں میں ہے۔

(خیرآبادیات، صفحہ۲۹)

تفسیر میزان الادیان:

یہ تفسیر تقابل ادیان پر بڑی مبسوط بحث پر مشتمل ہے جوکہ مقدمہ وتفسیر سورہ فاتحہ پر ہے مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور نے اسے دوجلدوں میں خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے اس کے مصنف خلیفہ اعلیٰ حضرت سید دیدارعلی شاہ الوری ہیں۔آپ کی ولادت ۱۲۷۳ھ/۱۸۵٦ءکونواب پورہ

الور (ہند) میں ہوئی، آپ کے عم مکرم مولانا سید نثار علی شاہ نے آپ کی ولادت سے قبل آپ کی والدہ ماجدہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: بیٹی تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو دین مصطفوی کو روشن کرے گا اس کا نام دیدار علی رکھنا۔

(خلفاء اعلی حضرت، صفحہ ۶۲)

اپنے وقت کے اکابر علماء سے آپ نے استفادہ کیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، مولانا سید علی حسین کچھوچھوی اور سیدی اعلی حضرت سے خلافت حاصل کی، آپ مفسر، محدث، مفتی، پابند شریعت وسنت، عابدو زاہد، شیخ طریقت اور اردو و فارسی کے شاعر تھے بد مذہبوں کو رنگے ہاتھوں لیتے، جس موضوع پر بھی کلام کرتے گھنٹوں گفتگو جاری رہتی، سورہ فاتحہ کا درس شروع کیا تو ایک سال میں ختم ہوا بڑے بڑے نامور علماء نے آپ سے استفادہ کیا، دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد رکھی جو آج تک خدمت دین میں مصروف ہے ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ / ۲۰، اکتوبر ۱۹۳۵ء کو وصال فرمایا اور اندرون دہلی دروازہ دارالعلوم حزب الاحناف ہی میں آخری آرمگاہ بنی۔

(ماخوذ از۔ تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت لاہور، صفحہ ۲۶۸)

تفسیر مظہر القرآن:

اس کے مؤلف مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی ہیں موصوف پاک ہند کے سربرآوردہ علماء وصوفیہ میں سے تھے آپ دہلی کے ممتاز عالم وفقیہ، جلیل القدر فاضل، عابدو زاہد، صابرو شاکر، اتباع شریعت وسنت میں ارفع اور بلند پایہ شیخ طریقت تھے اور ہندوستان کے مشہور صوفی حضرت جلال الدین تھانیسری کی اولاد میں سے تھے آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ قرآن

کواردو میں ڈاھلااور ساتھ حواشی میں تفسیر تحریر فرمائی اس تفسیر میں درج ذیل تفاسیر سے مدد لی گئی ہے۔

ا۔تفسیر ابن عباس،۲۔تفسیر ابن جریر،۳۔تفسیر ابن حاتم،۴۔تفسیر کبیر،۵۔تفسیر مدارک،۶۔تفسیر ابن کثیر،۷۔تفسیر معالم التنزیل،۸۔تفسیر حسینی،۹۔تفسیر موضح قرآن،۱۰۔تفسیر عزیزی،۱۱۔احسن التفاسیر،۱۲تفسیر حقانی

آپ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ اس کے ناشر کو ہدایت فرمادی تھی کہ یہ خدمت محض رضائے الٰہی کے لیے انجام دی ہے اس لیے اس کی تشہیر نہ کی جائے چنانچہ اس ترجمہ وتفسیر کو بغیر نام کے ہی چھاپہ گیا اور آپ کی وفات کے بعد یہ راز ظاہر ہوا۔ضیاء القرآن لاہور نے اب اس تفسیر کو دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کی ولادت ۱۵ رجب المرجب ۱۳۰۳ھ/۲۱،اپریل ۱۸۸۶ءکو مفتی محمد سعید کے گھر دہلی میں ہوئی اور ۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ءکو وصال فرمایا۔

(ماخوذ از۔خورشید جہاں تاب)

تفہیم القرآن (تفسیر رضوی)

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی کی یہ ضخیم تالیف ہے آپ مفسر،محدث،حاوی اصول وفروع،عابد،پابند شریعت وسنت اور شیخ طریقت تھے، درس نظامی کی تمام کتب کی تدریس پر مہارت تامہ رکھتے تھے امام المدرسین کے عہدہ پر فائز تھے بڑے بڑے علماء نے آپ سے استفادہ کیا۔۱۳۳۸ھ/۲۳،اپریل ۱۹۲۰ءکو ضلع امرتسر کے ایک گاؤں پسیا

میں ولادت ہوئی، ناموراساتذہ سےعلوم اسلامیہ کی تکمیل کی جن میں علامہ عطامحمد چشتی گولڑوی بھی ہیں مفتی اعظم ہندمولانا مصطفیٰ رضاخان بریلوی سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل ہوااورحضور محدث اعظم پاکستان مولانا سرداراحمد چشتی کی دامادی کااعزاز حاصل ہوا۔۲۷ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ/ ۱۴ نومبر ۲۰۰۱ءکو۹۶سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔مزارشریف فیصل آباد میں واقع ہے۔

(روشن ستارے،صفحہ۱۴۶)

تفسیر خلیقی:

اس تفسیر کا کوئی خاص نام نہیں ہےاس کے مؤلف حضرت مفتی محمد یار خلیق فاروقی کے نام کی نسبت سےتفسیر خلیقی نام منتخب کیا ہےاس کےصرف بعض حصے شائع ہوئے تھےموصوف ۱۸۲۵ءمیں موضع جوڑہ کلاں ضلع شاہ پور(سرگودھا)میں پیدا ہوئے،آپ ایک اچھے مفتی،واعظ اورشاعر تھے، فتنہ اہل قرآن کا بڑی پامردی سے رد کیا،دارالعلوم نعمانیہ لاہور میں دارالافتاء کے ناظم کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے

رہے،فتوی نویسی کے معاملہ میں جس دیانت،قابلیت اورفقاہت کا ثبوت دیااس سے آپ کوشہرت دوام ملی،۱۳۵۶ھ/ ۲۴ جون ۱۹۳۷ءکو۱۱۲سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔مزاراقدس لاہور میں اچھرہ موڑ کے پاس بنا۔

(تذکرہ علماءاہلسنت وجماعت لاہور،صفحہ۲۷۷)

تفسیرخزائن العرفان:

امام احمد رضاخان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے ترجمہ قرآن کنزالایمان پر یہ مکمل

تفسیری حاشیہ ہے جسے موجودہ تمام تفسیری حواشی میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس کی مقبولیت اس قدر زیادہ ہے کہ کنزالایمان پرسب سے زیادہ چھپنے والاتفسیری حاشیہ یہی ہے گویا کنزالایمان اورخزائن العرفان لازم وملزوم ہیں پروفیسر کنور سلطان احمد نے اس تفسیر پرایک مفیداور جامع مقالہ لکھا ہے جس میں مذکورہ تفسیر کی ۱۲۰ امتیازی خصوصیات کوقدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

اس تفسیر کے مصنف حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ہیں جن کی ولادت ۲۱ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ / یکم جنوری ۱۸۸۳ء کومرادآباد ہند میں ہوئی، آپ ایک عدیم النظیر ،عہد ساز، قدآورمحقق، مفکراور بلند پایہ عالم دین تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کوگوناگوں خوبیوں سے نوازہ تھا آپ بیک وقت مدرس، مفتی، محقق، مناظر، خطیب، مبلغ، مفسر، شارح، مصنف، شاعر، عظیم شیخ طریقت اور عظیم سیاسی رہنما تھے پاک وہند کے مسلمانوں پر بڑااحسان ہے تحریک پاکستان کوکامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے آپ نے بڑی جدوجہد کی اور برصغیر کے مسلمانوں کوانگریزوں کی غلامی سے نجات دلاکر خط پاکستان کا تحفہ عطا کیا، جب ۱۹۴۰ء میں لاہور میں مسلم لیگ نے مطالبہ پاکستان کی قرارداد پاس کی تو علمائے اہلسنت نے اس مطالبے کی پرزورتائید

کی اورحضرت صدرالافاضل نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے تحت متحدہ ہندوستان (پاک وہند) کے کونے کونے میں علماء اہلسنت کی معیت میں نظریہ پاکستان کی اہمیت واضح کی، پاکستان کے ساتھ آپ کے گہرے لگاؤ کا اندازہ کرنا ہوتو حضرت علامہ ابوالحسنات قادری کے نام ایک مکتوب میں موجوددرج ذیل اقتباس سے کیا جاسکتا ہے فرماتے ہیں

'' پاکستان کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا) سنی کانفرنس کا دوسرانام کوکسی طرح

دستبردار ہونا منظور نہیں خود جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں ''

مطالبہ پاکستان کو موثر اور مقبول عام بنانے کے لیے آل انڈیا سنی کانفرنس کا فقید المثال اجلاس ۲۷ تا ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۶۵ھ/ ۳۰ تا ۲۷، اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں منعقد ہوا جس میں پانچ ہزار علماء و مشائخ شریک ہوئے، اس اجلاس نے تحریک پاکستان کو زبردست تقویت پہنچائی بلا شبہ اس اجلاس کو قیام پاکستان کے لیے سنگ میل کہا جاتا ہے اور حضرت صدر الافاضل (جو اس اجلاس کے عظیم رکن تھے) کو بانیان پاکستان کی صف میں شمار کرنے میں تامل نہیں ہوسکتا۔

(خلفاء امام احمد رضا، صفحہ ۱۳۸)

حضرت صدر الافاضل نے ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا، مزار شریف جامعہ نعیمہ ہند میں واقع ہے آپ کی ایک اور تفسیر ''نعیم البیان فی تفسیر القرآن'' بھی ہے۔

تفسیر نعیمی:

یہ تفسیر بڑی ضخیم اور کثیر فوائد و بہترین نکات پر مشتمل ہے ہر پارہ ایک جلد میں ہے کل مجلدات بیس ہیں اس کے مصنف حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی ہیں جن کی ولادت ۴ جمادی الاولی ۱۳۱۴ھ/ یکم مارچ ۱۸۹۴ء کو بدایوں (ہند) میں ہوئی آپ حضرت صدر الافاضل کے شاگرد اور بہترین مدرس، محقق، مفتی، مفسر، شارح، مناظر، خطیب اور شاعر تھے کثیر کتب تصنیف کیں اور اہلسنت پر آپ کا بڑا احسان ہے، سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے زبان ہر وقت ذکر اللہ و درود شریف سے تر رہتی، وقت کے بے حد پابند تھے کہ آپ کے معمولات کو دیکھ کر لوگ اپنی گھڑیاں درست کر لیتے۔ تحریک پاکستان کو کامیاب کرنے کے لیے اپنے استاد محترم حضرت صدر الافاضل کے

ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیااور پاکستان کی ووٹنگ کے دن گجرات سے صرف اپنا ایک ووٹ ڈالنے کے لیے بدایوں حاضر ہوئے جب آپ پولنگ اسٹیشن پہنچے تو پولنگ بند ہونے میں صرف ایک منٹ باقی تھا سب سے آخری ووٹ آپ نے ڈالا۔ تاریخ وصال ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ / ۲۴، اکتوبر ۱۹۷۱ء ہے مزار شریف گجرات پاکستان میں ہے۔

(ماخوذ از۔ حالات زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی)

مفتی صاحب مذکورہ تفسیر مکمل نہ کر سکے صرف گیارہ پاروں تک لکھی تھی کہ پیغام اجل آن پہنچا اس کے بعد آپ کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد نے پارہ بیس تک کام کیا ہے۔

اس کے علاوہ مفتی صاحب نے کنز الایمان پر نور العرفان کے نام سے تفسیری حاشیہ لکھا جو قابل قدر، مختصر اور جامع ہے کل صفحات کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔

تفسیر الحسنات:

یہ تفسیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید احمد قادری ابن محدث سید دیدار علی شاہ الوری کی ہے جسے آپ اپنی زندگی میں مکمل نہ کر سکے آخری حصوں کو آپ کے صاحبزادے علامہ خلیل احمد قادری نے مکمل کیا، موصوف بڑے اعلی پائے کے خطیب، مدبر، مفکر، سیاسی رہنما اور عالم دین تھے، جمعیۃ العلماء پاکستان کے پہلے صدر اور تحریک پاکستان کے سرگرم رکن تھے تحریک آزادی کشمیر کے موقع پر سب سے پہلے آپ نے ہی اپنے مخلصین سے مل کر مجاہدین کشمیر کے لیے فنڈ جمع کر کے انہیں ضروری سامان پہنچایا اور آزادی کشمیر کی لڑائی کو جہاد قرار دیا۔ نیز تحریک ختم نبوت میں بھی آپ کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ آپ کی ولادت سن ولادت ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء اور تاریخ وفات ۲ شعبان المعظم

۱۳۸۰ھ/۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء ہے۔

(تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت لاہور، صفحہ ۳۱۵)

تنویر القرآن:

یہ کنز الایمان پر تفسیری حاشیہ ہے جس کو مفتی اعجاز ولی خان رضوی نے لکھا تھا مفتی صاحب کی ولادت ۱۱، ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ/۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو بریلی میں ہوئی، امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی سے قرآن مجید شروع کیا تھا اور انہی سے بیعت ہوئے جبکہ خلافت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان سے حاصل ہوئی، مفتی صاحب مروجہ علوم میں کامل و اکمل، حسن اخلاق مالک، ایثار وقربانی سے متصف، حق گوئی، صاف دلی، بے نفسی، حلم و بردباری، قوت حافظ، مسائل فقہیہ کے استحضار، صلابت رائے اور تاریخ گوئی میں اپنی مثال آپ تھے سینکڑوں علماء نے آپ سے اکتساب فیض کیا، مختصر علالت کے بعد ۲۴ شوال المکرّم ۱۳۹۳ھ/۲۰ نومبر ۱۹۷۳ء کو لاہور میں وصال فرمایا اور میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

(تذکرہ اکابر اہلسنت، صفحہ ۶۳)

تفسیر القرآن:

اس کے مؤلف حضرت مولانا قاری احمد پیلی بھیتی ابن حضرت مولانا عبد الاحد ہیں جو کہ ۱۹۱۱ء کو گنج مراد آباد ہند میں پیدا ہوئے، آپ نے اس تفسیر کے پانچ پارے مکمل کر لیے تھے جبکہ چھٹے پارے کا ساتواں رکوع زیر تالیف تھا کہ اچانک پیغام اجل آپہنچا۔ آپ نے اکابر علماء سے استفادہ کیا، دین وسیاست کو لازم وملزوم سمجھتے تھے اسی بناء پر مسلم لیگ میں شامل ہو کر قیام پاکستان

کی راہ ہموار کرتے رہے اور انقلاب ۱۹۴۷ء کے بعد کراچی پاکستان تشریف لے آئے، ۱۹۴۹ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں جمعت مبصر کی حیثیت سے شریک ہوئے اور قرارداد مقاصد کی تائید کی۔ تاریخ وفات ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ / ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء ہے۔

(تذکرہ اکابر تحریک پاکستان، صفحہ ۵۴۰)

تفسیر القرآن:

یہ تفسیر تحریک پاکستان کے عظیم قائد، محدث اعظم ہند حضرت مولانا مفتی سید محمد محدث کچھوچھوی کی ہے جسے آپ نے آخری عمر میں لکھنا شروع کیا تھا مگر اس کے صرف تین پارے اور چند رکوع ہی لکھ پائے تھے کہ پیغام اجل آن پہنچا۔

محدث کچھوچھوی اہلسنت کے نامور عالم دین، بہترین مدرس، مفتی، محدث، مدبر، زبردست خطیب، شاعر اور عظیم سیاسی رہنما تھے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے آپ کی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، آپ تحریک پاکستان کے صف اول کے قائدین میں نمایاں مقام رکھتے تھے نظریہ پاکستان کو عوام وخواص تک پہنچانے کے لیے دور دراز کے سفر کیے شہر تو شہر قصبہ ودیہات میں جا کر مطالبہ پاکستان کے حق میں زمین ہموار کی۔ (خلفاء امام احمد رضا، صفحہ ۳۱)

آپ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے بالاتفاق صدر منتخب ہوئے اس اجلاس میں آپ نے جو خطبہ صدارت پڑھا اس کو سن کو مجمع لفظ لفظ و فقرے فقرے پر جھوم اٹھا تھا بعد میں اس خطبہ کو تین بار شائع کیا گیا اور پھر حکیم مفتی سید غلام معین الدین نعیمی نے اس کو حیات صدر الافاضل میں شامل کر دیا۔

(حیات صدر الافاضل، صفحہ ۲۸۰)

آپ تحریک جماعت رضائے مصطفیٰ کے بھی صدر رہے

آپ نے اکابر علماء سے استفادہ کیا اور صرف سترہ سال کی عمر میں مروجہ علوم سے فارغ ہوکر مسند تدریس پر فائز ہوئے، اساتذہ میں مفتی لطف اللہ علی گڑھی اور علامہ وصی احمد محدث سورتی شامل ہیں امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان سے افتاء کی تربیت حاصل کی۔ آپ گوناں گوخوبیوں کے مالک تھے بیک وقت کئی دینی وملی محاذ پر کام کرتے رہے پانچ ہزار کفار نے آپ کے دست اقدس پر مشرف با اسلام ہونے کی سعادت حاصل کی اور لاکھوں افراد نے بیعت کی ستر سے زائد کتب ورسائل یادگار چھوڑے، قرآن مجید کا ترجمہ کیا جس کے ابتدائی حصہ کو امام اہلسنت احمد رضا خان نے دیکھ کر فرمایا'' شہزادے اردو میں قرآن لکھ رہے ہو ''

تاریخ ولادت ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ جبکہ تاریخ وفات ۱۶ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ/ ۳ دسمبر ۱۹۶۳ء ہے۔

(تذکرہ اکابر تحریک پاکستان، صفحہ ۲۶۶)

خلاصۃ التفاسیر:

یہ سترہ پاروں تک ہے جس کو مفتی محمد خلیل خان برکاتی نے تحریر کیا ہے۔ آپ کی ولادت جولائی ۱۹۲۰ء کو ضلع علی گڑھ کی مشہور ریاست دادوں سے ملحق موضع کھریری میں جناب عبدالجلیل خان کے گھر ہوئی، مختلف علماء سے استفادہ کیا حضرت صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے ۱۹۵۲ء میں پاکستان تشریف لے آئے پہلے میرپورخاص پھر کراچی اور اس کے بعد حیدرآباد میں مستقل سکونت اختیار کی جہاں دارالعلوم احسن البرکات کی بنیاد کر رکھی اس ادارہ کو پاکستان میں نمایاں مقام حاصل ہے آپ نے پوری زندگی درس وتدریس، افتاء، وعظ، تصنیف و

تالیف کے ذریعے خدمات دین میں گزاری اور ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ /۱۸ جون ۱۹۸۵ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، حضرت سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی کی درگاہ کے احاطہ میں آخری آرمگاہ بنی۔

تفسیر پر آپ کی ایک دوسری تالیف "تفسیر سورہ نور المعروف چادراور چار دیواری" بھی ہے دیگر تالیفات میں ہمارا اسلام، سنی بہشتی زیور، ہماری نماز، عقائد اسلام، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ترجمہ سبع سنابل شامل ہیں۔

(ماخوذ از۔ سنی بہشتی زیور، صفحہ ۲۱)

التبیان:

شیخ الحدیث علامہ سید احمد سعید کاظمی نے اس تفسیر کا آغاز کیا اور صرف ایک پارہ لکھ پائے یہ تفسیر نہایت جامع اور کئی خوبیوں کی حامل ہے، مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں اگر آپ کو حیات مہلت دیتی اور آپ یہ تفسیر مکمل کر لیتے تو یہ تفسیر تمام اردو تفاسیر پر فائق ہوتی۔

(تبیان القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۲۸)

علامہ کاظمی اپنے وقت کے جلیل القدر، مفسر، محدث، مدرس، محقق، مصنف، واعظ، متقی، پرہیز گار، عابد و زاہد اور صاحب کرامت بزرگ تھے علم وعمل میں آپ کی بلندی کو دیکھتے ہوئے علماء نے بیہقی وقت اور رزای دوراں کے نام سے یاد کیا۔

شرف ملت علامہ عبدالحکیم شرف قادری فرماتے ہیں میدان خطابت وتصنیف میں ان کے زور بیان ،قوت استدلال اور دلائل کی فراوانی کے آگے اہل باطل کے دل سینوں میں بیٹھ بیٹھ جاتے یوں

دیکھائی دیتا کہ مخالفین کی تمام کاوشیں ایک سیل بے پناہ کے آگئے خس وخاشاک کی طرح بہتی چلی جارہی ہیں۔مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوارالعلوم آپ کی عظیم یادگار رہے،تحریک پاکستان،تحریک ختم نبوت اورتحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائدانہ کردارادا کیا آپ ہی کی آواز پر جمعیۃ العلماء پاکستان کی تشکیل کی گئی اورکل پاکستان سنی کانفرنس کے روح رواں بھی آپ ہی تھے بے پناہ تعلیمی و تبلیغی مصروفیات کے باوجودمحققانہ تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا جن میں سے بعض یہ ہیں(۱)النبی کا صیح معنی ومفہوم(۲)حیات النبی(۳)معراج النبی(۴)اسلام اورعیسائیت(۵)میلا دالنبی(۶) تسکین الخواطر(۷)الحق المبین(۸)کتاب التراویح۔

آپ کی سن ولادت۱۹۱۳ءاورتاریخ وفات۲۵رمضان المبارک۱۴۰۶ھ/۴جون۱۹۸۶ءہے۔

(ماخوذاز۔نورنورچہرے،صفحہ۲۵تا۱۳)

تفسیرالقرآن:

معروف صحافی،بے باک قلم کار،دانشور،مفکراورصوفی منش مجاہدمیاں عبدالرشیدشہیدیکم جنوری۱۹۱۵ءکوگوجرانوالہ کےایک گاؤں کیلا سکے میں پیداہوئے بی اے تک تعلیم حاصل کی،دوران تعلیم فارسی اورعربی بھی پڑھی،زندگی کے ابتدائی ایام لہوولعب میں گزرے پھرتوبہ کی توفیق نصیب ہوئی توتبلیغ دین کا شوق جنون کی حدتک پیداہوگیا،روزنامہ نوائے وقت میں نوربصیرت کے نام سے اسلامی کالم لکھتے رہے،قرآن مجید کا ترجمہ کیااورتفسیرلکھی یہ کام۱۹۵۷ءمیں شروع کیااور۴مئی۱۹۹۱ء کومکمل کیااس پربہت خوش تھے باربارکہتے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز سے اتنابڑا کام لیں گئے،دیگرتالیفات میں(۱)اسلام اورتعمیرشخصیت(۲)سیف کشمیر(۳)پاکستان کا پس منظر

اور پیش منظر (۴) بدی کا طوفان روکنے میں ہمارا ساتھ دیجیے۔ ۷ستمبر۱۹۹۱ءکو دونا معلوم افراد نے فائرنگ کرکے آپ کو شہید کردیا تھا۔

(ماخوذاز۔نورنور چہرے، صفحہ۱۹۸تا۱۶۶)

ضیاءالقرآن:

پیر محمد کرم شاہ الازہری کی یہ مشہور ومعروف تفسیر ہے جو ملک وبیرون ملک بہت بڑی تعداد میں چھپ کر اہل اسلام کے مطالعہ میں آچکی ہے تفسیر میں اختصار سے کام لیا گیا ہے اس کو آپ نے جیل میں لکھا تھا جنرل ضیاءالحق نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا کہ اگر آج کے زمانے میں اہل علم وفضل کو سونے سے تولنے کا رواج ہوتا تو میں پیر کرم شاہ ازہری کو سونے سے تولتا۔

پیر کرم شاہ الازہری کا شمار اکابر علماء میں ہوتا ہے آپ بلند پایہ مدرس، مصنف اور سیاستدان تھے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، پاکستان کی سب سے بڑی شرعی عدالت کے چیف جسٹس رہے دیگر تصانیف میں ضیاءالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ۷ مجلدات، سن خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم، شرح قصیدہ اطیب النغم، مجموعہ وظائف اور مقالات ۲ مجلدات ہیں تاریخ ولادت ۲۱ رمضان ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ءاور تاریخ وفات ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ/۷، اپریل ۱۹۹۸ءہے۔

تفسیر حقانی:

یہ تفسیر حضرت سید شاہ حقانی مارہروی ابن شاہ آل محمد مارہروی کی ہے جس کا آپ نے نام ''عنایت رسول کی'' رکھا تھا آپ کی ولادت تقریباً ۱۱۴۵ھ کو ہوئی عمر بھر شادی نہ کی، عبادت و

سخاوت اورایثار وعطا میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے اپنے والد ماجد سے بیعت تھے کسی کو مرید نہ کرتے تھے عمارات وباغات سے خاص تعلق تھا، تاریخ وفات ۱۷ذوی الحجہ ۱۲۱۰ھ ہے۔

(تاریخ خاندان برکات، صفحہ ۱۸)

کشف القلوب:

کشف القلوب المعروف تفسیر قادری، یہ حضرت مولانا سید محمد عمر حسینی قادری کے مواعظ کے مجموعہ ہے جو ہر ماہ رسالہ کی شکل میں ۱۳۱۹ھ سے شائع ہوتے رہے، مولانا حیدرآباد کی مکہ مسجد میں ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ قرآن مجید کے ایک پارہ کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے جس میں علمی نکات اور معارف وحقائق کا بیان ہوتا جب نصف قرآن کی تفسیر فرما چکے تو بعض احباب کے اصرار پر اسے محفوظ کرنا شروع کیا اور کتابی شکل دینے کی کوشش کی جو پندرہویں پارے سے شروع ہوکر اٹھائیسوں پارے تک پہنچی تھی کہ آپ کا انتقال ہوگیا باقی کام آپ کے صاحبزادے سید محمد بادشاہ حسینی قادری نے مکمل کیا۔

حضرت مولانا سید محمد عمر حسینی قادری حافظ قرآن، علوم معقولات ومنقولات میں اچھی مہارت رکھتے تھے تفسیر وحدیث، منطق، فلسفہ وکلام میں ایسا تبحر پیدا کیا کہ علماء کے مرجع بن گئے، آپ اخبار رسول کے عالم، اسرار رسول کے عامل اور انوار رسول کے مظہر تھے۔

(حیات سالک ٦٢)

تاریخ وفات ۱۹صفر ۱۳۳۰ھ ہے۔

تفسیر تنزیل:

تفسیر تنزیل یا فوائد البدیہیہ ، یہ سید بابا قادری حیدرآبادی کی تصنیف ہے جس کا عرصہ تصنیف پانچ سال ہے اس تفسیر کی تصنیف میں ان کے ساتھ دو دیگر افراد بھی شامل تھے اب تک اس کے پانچ خطی نسخے دریافت ہوئے ہیں ایک کتب خانہ سالار جنگ میں، دو ادارہ ادبیات اردو میں ایک کتب خانہ آصفیہ میں اور ایک مخطوطے کا پتہ مولوی عبدالحق کے مضمون سے پتا چلتا ہے۔ تادم تحریر یہ تفسیر غیر مطبوعہ ہے۔

(قرآن مجید کے اردو تراجم وتفاسیر کا تنقیدی مطالعہ ۱۹۱۴ء تک، صفحہ ۲۷۷)

تفسیر اویسی:

مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کی یہ تفسیر ۱۵ مجلدات پر مشتمل ہے جو کہ تادم تحریر غیر مطبوعہ ہے

فیض القرآن فی تفسیر آیات القرآن:

اس کے مؤلف بھی مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی

ہیں

فیض الرسول فی اسباب النزول:

۱۰ مجلدات میں یہ تالیف بھی مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد

اویسی کی ہے۔

تفسیر بالرائے:

۳مجلدات پر مشتمل یہ کاوش بھی مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کی ہے۔

تبیان القرآن:

یہ تفسیر مفسر قرآن حضرت مولانا غلام رسول سعیدی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے عصر حاضر میں قرآن مجید پر لکھی گئی تفاسیر میں سب سے زیادہ ضخیم اور تحقیقی کتاب تبیان القرآن ہے جو کہ ۱۲ضخیم مجلدات میں سامنے آئی ہے۔

تبیان الفرقان:

۵مجلدات میں منکرین حدیث، ملحدین ومنحرفین کے ردونقد پر مفسر قرآن حضرت مولانا غلام رسول سعیدی کی یہ کاوش عصر حاضر کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے یہ تفسیر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سے طبع ہوئی ہے علامہ سعیدی اسے مکمل نہ کر سکے صرف سورہ یسین تک ہی لکھ پائے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

جواہر الایقان:

یہ تفسیر تفسیر رضوی کے نام سے بھی معروف ہے جو کہ خلیفہ اعلی حضرت حضرت علامہ مولانا حشمت علی رضوی بریلوی کی کاوش ہے اس کی پہلی اشاعت امام احمد رضا اکیڈمی بریلی سے جبکہ دوسری اشاعت پاکستان سے مکتبہ اعلی حضرت لاہور سے ہوئی ہے۔

احکام القرآن:

۶ مجلدات میں اس تفسیر کوضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے جو کہ حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد قادری کے قلم سے سامنے آئی ہے۔
مفتی جلال الدین قادری، مفسر قرآن، یادگار اسلاف، عالم باعمل، متبع شریعت اور استاذ العلماء تھے تاریخ پیدائش یکم جمادی الاخری ۱۳۵۷ھ/۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء جبکہ تاریخ وفات ۲محرم الحرام ۱۴۲۹ھ/ ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء ہے۔

جمال الایمان:

حضرت علامہ سید محمد ذاکرشاہ کی یہ تفسیر ۸مجلدات پر مشتمل ہے جو کہ راولپنڈی پاکستان سے طبع ہوئی ہے اس کا مکمل نام '' جمال الایمان فی تفسیر القرآن '' ہے۔

ریاض القرآن:

یہ تفسیر شیخ التفسیر مولانا محمد ریاض الدین قادری کی ہے اور مطبوعہ ہے
ان کی ایک دوسری مختصر تفسیر ''ریاض العرفان'' کے نام سے بھی موجود ہے جو تادم تحریر غیر مطبوعہ ہے۔

برھان القرآن:

علامہ قاری محمد طیب نقشبندی بن محقق اسلام علامہ محمد علی نقشبندی کی یہ تفسیر مختصر، جامع، تحقیقی اور کئی خوبیوں کی حامل ہے جسے مکتبہ برھان القرآن لاہور نے شائع کیا ہے۔

نورالقرآن:

انتہائی سہل، عام فہم، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور مختصر اور جامع تفسیر فاتح

عیسائیت حضرت علامہ مولانا پیرابوالنصر منظور احمد شاہ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے ہر پارہ ایک باریک جلد میں شائع کیا گیا ہے اس طرح یہ تفسیر ۳۰ باریک مجلدات میں سامنے آئی ہے جو کہ مکتبہ نظامیہ، جامعہ فریدیہ ساہیوال سے طبع ہوئی ہے۔

فاتح عیسائیت پیرابوالنصر منظور احمد شاہ جید عالم دین، مفسر قرآن، مصنف کتب کثیرہ، صوفی باصفاء، شیخ طریقت اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے بارعب نورانی چہرے کے مالک اور عظیم علمی و روحانی شخصیت تھے پنجاب میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے روح رواں اور جامعہ فریدیہ ساہیوال کے بانی تھے تاریخ پیدائش ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ/۱۵ دسمبر ۱۹۳۰ء جبکہ تاریخ وفات ۲۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ/۲۵، اگست ۲۰۱۹ء ہے۔

راقم الحروف کو انہی کے ہاتھ پر بیعت طریقت حاصل کرنے کی سعادت ملی ہے بندہ پر نہایت شفقت فرماتے اور بیٹوں کی طرح پیار دیتے، مجھے ان کی طرف سے جو محبت، شفقت، عزت ملی ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔ ویسے تو ہمیشہ مرید ہی اپنے پیروں کی دست بوسی وقدم بوسی کرتے ہیں مگر یہاں مریدین سے محبت کا انداز بھی نرالا ہے مجھے وہ لمحات آج بھی یاد ہیں جب آپ نے میرے ایک دینی امر میں خوش ہوکر مجھے اپنے قریب بلایا اور بار بار میرے ماتھے کو بوسہ دیتے رہے۔ اللہ کی کڑوڑوں رحمتوں کا نزول ہو ان کی تربت پر اور ان کا فیض تا قیامت جاری ہے۔

تفسیر ناموس رسالت:

اس کا پورا نام "**تفسیر محی الدین فی دفاع خاتم النبین المعروف بہ** تفسیر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ تفسیر کئی خوبیوں کی حامل

ہےاوراس میں درج ذیل مباحث کوخصوصیت کے ساتھ لیا گیا ہے۔

۱۔عقیدہ ختم نبوت

۲۔عظمت ودفاع صحابہ

۳۔سیکولرازم

۴۔لبرل ازم

۵۔سیکولرولبرل طبقے کےاعتراضات کے جوابات

۶۔یہود ونصاری کی سازشیں اور گستاخیاں

۷۔امت مسلمہ کی زبوں حالی اوراس کےاسباب

۸۔مذہب ودہشت گردی

۹۔علماءوادب،جعلی وبناوٹی صوفی

۱۰۔خواتین کےحقوق اورفیمینزم

۱۱۔اسلامی نظام حکومت اوراقامت دین

۱۲۔مذہب،انسانیت اوربےدین طبقہ

۱۳۔منکرین حدیث،غامدی وغیرہ

۱۴۔عقائدونظریات اہلسنت

یہ حضرت مولانا مفتی ضیاءاحمد قادری کی کاوش ہےکل مجلدات ۵ ہیں اورمکتبہ طلع البدرعلینا لاہور سے طبع ہوئی ہے۔

سیدالتفاسیر:

سیدالتفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی جس کے مصنف علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی ہیں آپ نے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ معارف القرآن کے نام سے کیا اور پھر اس پر تفسیر لکھنا شروع کیا مگر مکمل نہ کر سکے اور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اس تفسیر کو آپ کے صاحبزادے علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کے مکمل کیا ہے جو کہ ۱۰ مجلدات میں ضیاء القرآن، پاکستان سے شائع ہو چکی ہے۔
علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی اہلسنت کے بلند پایہ علماء میں سے ایک تھے حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا مطیع الرسول قادری اور امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان جیسے افاضل سے علوم عقلیہ ونقلیہ اور افتاء میں استفادہ کیا، ملت اسلامیہ کا درد رکھنے والے عظیم مبلغ تھے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے دن ورات دیوانہ وار محنت کی یقیناً آپ کا شمار تحریک پاکستان کے صف اول کے ممتاز قائدین میں ہوتا ہے۔ زندگی کا طویل عرصہ، درس وتدریس، افتاء، تصنیف و تالیف اور وعظ وتذکیر میں گزار کر ۱۶ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ / ۳ دسمبر ۱۹۶۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

صراط الجنان:

اردو زبان میں انتہائی سہل مختصر وجامع تفسیر جسے خزائن العرفان اور دیگر تفاسیر کو سامنے رکھ کر عصر حاضر میں عوامی ضرورتوں کے پیش نظر لکھا گیا ہے یہ تفسیر اختصار و جامعیت میں موجودہ تمام تفاسیر پر فائق ہے جسے آپ ہر گھر کی زینت بنا سکتے ہیں مکتبۃ المدینہ کی طرف سے خوبصورت پیپر اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ بیروتی طرز پر دس مجلدات میں شائع ہوئی ہے ہر جلد ۳ پاروں پر

مشتمل ہے اس کے مصنف حضرت مولانا مفتی محمد قاسم عطاری المدنی رئیس دارالافتاء اہلسنت ہیں یہ
تفسیر زاہد بے ریا، امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری
کی خواہش پر لکھی گئی ہے مفتی صاحب سے قبل یہ کام مفتی فاروق عطاری نے شروع کیا ہے مگر انہیں
زندگی نے مہلت نہ دی اور وہ صرف چھ پاروں تک ہی کام کر سکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے
اس کے بعد مفتی قاسم صاحب نے اس کام کو نئے سرے سے شروع کر کے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

عربی تفاسیر

قرآن القرآن:

یہ قرآن پاک کی نہایت اعلیٰ تفسیر ہے مناقب المحبوبین کے فاضل مصنف نے اس کو جلالین کے ہم پایہ بتایا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ شافعی مذہب کی ہے یہ حنفی کی، اس تفسیر کے مصنف سلسلہ چشتیہ کے بزرگ حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی ہیں جو کہ تدریس بھی کرتے تھے ان سے کثیر طلباء نے استفادہ کیا، درس حدیث سے خاص لگن تھی تاریخ ولادت ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۶۰ھ اور تاریخ وفات ۲۶ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ/۱۷، اکتوبر ۱۷۲۹ء ہے۔

(تاریخ مشائخ چشت، صفحہ ۲۹۱)

السلسبیل فی تفسیر التنزیل:

یہ تفسیر بھی جلالین کی طرز پر لکھی گئی ہے غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے اگر مدارس عربیہ میں شامل ہو جائے تو خوب رہے گا، اس کا ایک خطی نسخہ سلیمانی تونسہ شریف میں موجود ہے۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے شعبہ عربی کے پروفیسر شفقت اللہ نے اس کتاب پر پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

اس تفسیر کے مصنف علامہ عبدالعزیز پرہاروی ہیں جن کی ولادت ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ءکوبستی پرہاراں ضلع مظفرگڑھ میں ہوئی، آپ کوعلم لدنی حاصل تھا اللہ تعالیٰ نے ۲۷۳علوم وفنون میں کامل دسترس عطا کی تھی ایک قول کے مطابق آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو سے زائد ہے آپ حافظ جمال اللہ ملتانی کے شاگردوں میں سے تھے سن وصال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء ہے۔

(ماخوذ از۔احوال وآثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی)

تفسیر مظہری:

اس مشہور تفسیر کے مصنف قاضی ثناءاللہ پانی پتی ہیں جوکہ بڑے علامہ، فہامہ، فقیہ، عارف باللہ، متبع شریعت وسنت اورعلوم ظاہروباطنی میں یگانہ روزگار تھے مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی آپ کوبیہقی وقت اورحضرت مرزامظہر جان جاناں علم الہدی کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے ۱۱۴۵ھ یا۱۱۴۷ھ کوپانی پت کے علاقہ میں ولادت ہوئی، آپ بڑے ذہین تھے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اورسولہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے، زمانہ طالب علمی میں درسی کتب کے علاوہ مختلف فنون کی ۱۵۰ کتب کا مطالعہ کیا۔

آپ کی یہ تصنیف ۷ ضخیم مجلدات میں ہے اس کا فارسی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے آپ حضرت مرزا مظہر جاناجاناں کے دست اقدس پرشرف بیعت حاصل کیا تھا اورانہی کے نام پراس تفسیر کا نام تفسیر مظہری ہے۔ دیگر تصانیف میں

مالابدمنہ

تذکرۃ الموتی والقبور

سیف مسلول، شامل ہیں۔۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ءکواس دارفانی کوخیرآباد کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملےاور پانی پت میں ہی مدفون ہوئے۔

(ماخوذاز۔فقہ اسلامی،صفحہ۱۳۰وغیرہ)

اس تفسیر پرفقیہ اعظم مولانامفتی نوراللہ نعیمی نے حاشیہ لکھاہے۔

(حیات فقیہ اعظم،صفحہ۳۳)

تفسیرقرآن:

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے خلیفہ مفتی محمد باقرلاہوری اس کتاب کے مؤلف ہیں آپ باکمال عالم،صوفی،مفسر،مؤلف اورمفتی تھے بادشاہ اورنگزیب کی تربیت کے لیے ایک عرصہ تک ان کے دربارمیں حاضرہوتے رہے بعدمیں بادشاہ نے آپ کولاہورکومفتی مقررکردیاتھا۔۱۱۰۹ھ میں وصال فرمایااورلاہورمیں ہی دفن ہوئے دیگرتالیفات میں اسی تفسیرپرحاشیہ اورشمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔

تفسیرانوری:

شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری مخدوم جہانیاں کی اولادمیں سے تھےفنافی الشیخ وفنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پرفائزتھے جب دوسری مرتبہ حج کیاتوحضورصلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سےدوبارہ دہلی میں آکرقیام کیااوریہیں۹۳۲ھ میں وصال فرمایااوراپنے شیخ عبداللہ قریشی کے مزارکےقریب دفن ہوئے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں اکثربلکہ تمام قرآن کی تفسیرتاجدار انبیاءصلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وتوصیف سے کی ہےاوراس میں بہت سے دقائق عشق اوراسرارمحبت کو

جمع کیا ہے۔شیخ صاحب نے اس تفسیر کے چند اقتباسات بھی دیئے ہیں۔

(اخبارالاخیار،صفحہ ۵۲۸)

کاشف الحقائق وقاموس الدقائق:

حضرت مولانا شیخ احمد بن محمد تھانیسری،نوی صدی ہجری کے مشہور فقہیہ،ادیب،شاعر،مفسراور شیخ طریقت تھے۔

آپ شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی چشتی کے مرید وخلیفہ تھے علوم ظاہری کے علاوہ علوم باطنی میں بھی بڑے فضل وکمال کے مالک تھے۔

(اخبارالاخیار،صفحہ۲۷۳)

یہ تفسیر صوفیانہ طرز کی ہے اس کی زبان وبیان سادہ اور عام فہم ہے مؤلف نے وجہ تالیف بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ اکثر کتب تفسیر صرف شریعت وعربیت کے مطالب پر مشتمل ہے کوئی تفسیر بھی ایسی نہیں جو طریقت وحقیقت کی باریکیوں کو بیان کرے لہذا میں نے ارادہ کیا کہ ایک ایسی تفسیر لکھوں جو الہیات کے اسرار ورموز پر مشتمل ہو۔

اس کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال،کلکتہ کے کتب خانے میں ہے (نمبر۲۰،A.E) بحوالہ زبید احمد،ص۲۷۳)

(ماخوذ از،تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند،صفحہ۳۵ تا۳۴)

تفسیر عزیزی:

اس تفسیر کے مصنف مولانا قاضی عزیزاللہ ٹمیاروی ہیں جو کہ تفسیر،حدیث،فقہ،

تصوف، معقولات ومنقولات میں مہارت رکھتے تھے آپ اس تفسیر کومکمل نہ کرسکے اور آپ ہی سندھ میں پہلے عالم دین ہیں جنہوں نے قدیم عربی رسم الخط میں قرآن مجید کا سندھی نثر میں ترجمہ مکمل کرنے کا شرف حاصل کیا، آپ کی ولادت ۱۱۹۳ھ/۱۷۹۹ء میں حیدرآباد سندھ میں ہوئی، خواجہ محمد حسن صدیقی مدنی سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جو کہ نورانی صورت اور سفید لباس میں ملبوس تھے، انہوں نے آپ کوفرمایا آپ میری کتاب صدق دل سے پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں مقام پر آپ کو باتیں سمجھ میں نہیں آئیں ان کی حقیقت یہ ہے، اس کے بعد ان بزرگ نے اپنا نام ابن عربی بتایا اور اسلام کرکے جلدی چلے گئے۔
آپ کی تاریخ وصال ۷ شعبان المعظم ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء ہے۔

(انوار علمائے اہلسنت سندھ، صفحہ ۴۳۳)

لغات القرآن:

یہ قرآن مجید کے مشکل الفاظ کی آسان عربی زبان میں تفسیر ہے اس کتاب کے مصنف جلیل القدر عالم دین حضرت خواجہ محمد حسن جان فاروقی مجددی ہیں ۶ شوال ۱۲۷۸ھ/۱۶، اپریل ۱۸۶۲ء کو حضرت خواجہ عبدالرحمٰن کے گھر قندھار افغانستان میں آپ کی ولادت ہوئی اپنے والد ماجد سمیت مختلف بزرگوں سے علوم اسلامیہ حاصل کیے، حضرت مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور شیخ سید احمد ذینی دخلان مکی سے درس حدیث لیا۔
آپ صبر ورضا کے پیکر، اتباع شریعت، سادگی اور اخلاق حمیدہ میں بے مثل تھے علوم دینیہ کو بہت اہمیت دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے قرآن وحدیث میں جو فضائل علم وارد ہیں وہ صرف علوم دینیہ

سے متعلق ہیں، سندھ میں جب فرقہ وہابیہ نے سر اٹھایا تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اوران کے رد میں کتب تصنیف کیں، انگریزوں کے حملہ افغانستان پر آپ نے ان خلاف اپنے والد ماجد کے ساتھ جہاد کیا، جنگ بلقان اور اطالیہ کے طرابلس پر حملے کے موقع پر معتقدین اور سند کے مسلمانوں سے خطیر رقم اکٹھی کر کے ہلال احمر کے ذریعہ مجاہدین کے لیے بھجوائی، آپ کانگریس لیڈروں سے ہمیشہ دور رہے اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں مسلم لیگ کی بھرپور امداد کی، مریدین اور بااثر لوگوں کو مسلم لیگ کو ووٹ ڈالنے اور حمایت کرنے کا حکم دیا۔

بعض دیگر کتب کے اسماء یہ ہیں

۱۔انساب الانجاب ۲۔الاصول الاربعہ فی تردید الوھابیہ

۳۔العقائد الصحیحہ ۴۔رسالہ تھلیلیۃ ۵۔طریق النجاۃ

آپ قندھار سے سندھ میں آبسے تھے جہاں ۲ رجب ۱۳۶۵ھ / ۲ جون ۱۹۴۶ء کو وصال فرمایا اور کوہ گنجہ مضافات حیدرآباد میں والد ماجد کے مزار کے پہلو میں محوخواب ہوئے۔

(ماخوذ از۔تذکرہ اکابر اہلسنت، صفحہ ۴۴۵)

تفسیر غرائب القرآن:

شیخ نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری آٹھویں صدی ہجری کے ممتاز عالم، صاحب تصانیف اور علم ہیئت، ریاضی، فلسفہ، تصریف اور تفسیر کے ماہر تھے انہوں نے غرائب القرآن کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی جس کا اصل ماخذ تفسیر کبیر تفسیر کشاف ہے یہ تفسیر ایران اور مصر سے تفسیر طبری کے حاشیہ میں طبع ہوئی ہے، ہندوستان کی سرزمین پر سب سے پہلی لکھی جانے والی

عربی تفسیر یہی ہے۔اس کے علاوہ مصنف کی تفسیر قرآن پر ایک اور کتاب لب التاویل بھی ہے۔

تفسیر ملتقط :

صوفیانہ طرز پر لکھی گئی یہ تفسیر مشہور صوفی بزرگ حضرت سید محمد بن یوسف حسینی گیسودراز کی ہے جس کے قلمی نسخے انڈیا آفس کی لائبریری اور ناصریہ کتب خانہ لکھنو میں موجود ہیں۔
حضرت سید گیسودراز کی تفسیر پر دوسری خدمت تفسیر کشاف پر حواشی ہیں۔

فضل المنان :

اس کا پورا نام ''**فضل المنان فی تفسیر القرآن**'' ہے یہ مصنف کتب کثیرہ ،مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کی تصنیف ہے اس کے متفرق اجزاء مختلف جگہوں سے شائع ہوئے تھے البتہ اب یہ مکمل تفسیر دبئی سے طبع ہونے جارہی ہے۔ناصرف برصغیر میں کئی صدیوں بعد کوئی مکمل عربی تفسیر لکھی گئی ہے بلکہ عصر حاضر میں یہ اہلسنت کے صحیح تشخص کو عرب میں متعارف کروانے کے سلسلہ میں بھی اہم کاوش ہے۔

تبصیر الرحمٰن :

اس کا پورا نام'' **تبصیر الرحمن وتیسیر المنان بعض ما یشیر الی اعجاز القرآن** '' ہے جو کہ ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں طبع ہو چکی ہے۔یہ شیخ علاؤالدین علی بن احمد مہائمی کی تالیف ہے شیخ زبردست عالم دین، ولی کامل اور معاصرین میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے اپنے پیچھے کئی یادگار کتب چھوڑیں۔مولانا فقیر محمد جہلمی ان کے متعلق لکھتے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی ،فقیہ، محدث،مفسر،صاحب تصانیف عالیہ تھے سن وصال ۸۳۵ھ ہے۔ (حدائق الحنفیہ ،صفحہ ۳۷۱)

انوارالاسرارفی حقائق القرآن:

یہ تفسیر شیخ عیسی بن قاسم سندھی کی ہے شیخ گیارہویں صدی ہجری کے صاحب علم وفضل مشائخ میں سے ایک ہیں، درس وتدریس،تصنیف وتالیف اورعبادات وریاضات میں مشغول رہتے تھے۔سن ولادت ۹۶۲ھ اورسن وفات ۱۰۳۱ھ ہے۔

(تذکرہ صوفائے سندھ،صفحہ ۱۵۶)

تفسیر محمدی:

یہ شیخ محمد حسن چشتی احمد آبادی گجراتی کی تالیف ہے شیخ علوم ظاہر وباطن میں یگانہ روزگار تھے بچپن میں ہی کمالات حاصل کرکے اپنے باپ کے سامنے شہرہ آفاق ہوئے تاریخ وصال ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ/۵-۴-۱۵۷۴ء ہے۔

(تذکرہ علماء ہند،صفحہ ۴۰۴)

منبع عیون المعانی:

یہ تفسیر شیخ مبارک بن خضر ناگوری کی ہے آخری عمر میں شیخ کی بصارت کمزور ہوچکی تھی حافظ کی مدد سے اپنے شاگردوں کو لکھواتے جاتے اوروہ لکھتے جاتے اس طرح اس تفسیر کی ۵ مجلدات تیار ہوگئیں۔شیخ کا سن وفات ۹۱۱ھ اوروفات ۱۰۰۱ھ ہے۔

(انظر،تذکرہ علماء ہند،قاموس المشاہیر،حدائق الحنفیہ،ماثرالکرام)

زبدۃ التفاسیر:

شیخ معین الدین بن خواجہ محمود نقشبندی کشمیر کے علماء کباراورمشائخ نامدارمیں سے تھے

اتباع شریعت وترویج سنت وترفیع بدعت اورزہدوورع وتقوی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔۱۰۸۵ھ میں وفات پائی۔(حدائق الحنفیہ،صفحہ۴۷)

ان کی یہ تفسیر خوش خط میں محفوظ ہے اوراس کے قلمی نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال،کیمبرج یونی ورسٹی، ٹونک اور پٹنہ کے کتب خانوں میں محفوظ ہے۔

شیخ کی ایک دوسری تفسیر شرح القرآن فارسی میں بھی ہے۔

زبدۃ التفاسیر للقدماء المشاہیر:

یہ تفسیر شیخ الاسلام بن قاضی عبدالوہاب گجراتی متوفی ۱۱۰۹ھ کی ہے۔

موصوف پابند شریعت ومتبع سنت اورصاحب ورع تھے علوم ظاہری وباطنی کے جامع اورنیک خصلت بزرگ تھے۔اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ رام پور کے کتب خانے میں موجود ہے۔

ثواقب التنزیل:

یہ شیخ علی اصغر بن شیخ عبدالصمد قنوجی کی جلالین کی طرز پر لکھی گئی مختصر تفسیر ہے مولانا فقیر محمد جہلمی لکھتے ہیں بلاغت ومتانت میں اس (جلالین سے) احسن ہے

شیخ علی اصغر،تفسیر،حدیث،فقہ اوردیگر علوم عقلیہ ونقلیہ میں وحید العصر،فرید الدہر اورتصوف وسلوک میں امام وقت تھے سن پیدائش ۱۰۵۱ھ جبکہ سن وفات ۱۱۴۰ھ ہے۔

(حدائق الحنفیہ،صفحہ۴۹۱)

کتب خانہ رام پور میں اس کتاب کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

سندھی تفاسیر

تفسیر فاضلین:

حسن اتفاق سے تفسیر جلالین کی طرح اس کو بھی دو علماء مولانا سید فاضل شاہ اور مولانا سید فضل الدین نے تحریر کیا۔

حضرت مولانا سید فاضل شاہ باعمل وعبادت گزار عالم دین تھے جیسے جیسے عمر گزرتی گئی آپ کی عبادات میں اضافہ ہوتا گیا، علمی لحاظ سے بھی بلند مقام رکھتے تھے درس، تدریس، فتوی نویسی، امامت وخطابت اور عبادات وریاضت میں اپنے اوقات صرف کرتے تھے دیگر تالیفات میں شرح دلائل الخیرات بھی شامل ہے، ۶۷ سال کی عمر میں ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۱۹ھ بمطابق دسمبر ۱۹۰۰ء کو انتقال فرمایا۔ حیدر آباد کے قبرستان میں مزار شریف واقع ہے۔

(انوار علمائے اہلسنت سندھ، صفحہ ۶۷۷)

تسہیل القرآن:

یہ تفسیر صرف چار پاروں تک لکھی جاسکی تھی جس کے پہلے تین پارے طبع ہو چکے ہیں اس کے مؤلف حضرت علامہ مخدوم اللہ بخش عباسی ہیں جو کہ عربی، فارسی ادب، تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر مروجہ علوم کے ماہر اور ان پر کامل دسترس رکھتے تھے حافظہ بڑا مضبوط تھا کہ عربی، فارسی کتابوں کی

عبارتیں بھی از بر تھیں نہایت بلند اخلاق، خوش طبع اور شیریں زباں تھے دیگر تالیفات میں شرح ایسا غوجی اور علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے ۲ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء کو وصال فرمایا۔

(انوار علمائے اہلسنت سندھ، صفحہ ۶۲)

خزائن العرفان:

سندھی کے مشہور نعت گو شاعر اور عالم دین الحاج رحیم بخش قمر لاکھو اس تفسیر کے مؤلف ہیں جو کہ پابند شریعت، شب بیدار، سادگی پسند، محبت کے پیکر اور کئی کتب کے مصنف و مؤلف تھے بڑے بڑے مشاعرہ میں شرکت کرتے لیکن کبھی بھی بغیر عمامہ کے نہیں دیکھے گئے۔ ۱۱ جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ/ ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء کو آپ نے وصال فرمایا۔

(انوار علمائے اہلسنت سندھ، صفحہ ۲۷۸)

تفسیر جلالی:

یہ تفسیر حضرت مولانا سید محمد ناصر جلالی کی ہے آپ کے تذکرہ میں اس کا کوئی نام نہیں لکھا صرف اتنا لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سندھی زبان میں ترجمہ و تفسیر تحریر کی اور سندھ کے ایک نواب نے اس کی اشاعت کی ہے۔ راقم الحروف نے آپ کے نام کی مناسبت سے یہ نام منتخب کیا ہے۔

آپ کی ولادت ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء کو دہلی میں ہوئی، وقت کے نامور علماء سے استفادہ کیا۔ اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید حمزہ نقوی بخاری کے مرید و خلیفہ تھے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس ۱۹۴۶ء میں شرکت کی اور قیام پاکستان کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان تشریف لے آئے، ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ دسمبر ۱۹۶۵ء کو رحلت فرمائی، مزار مبارک خاموش کالونی قبرستان

لیاقت آباد کراچی میں ہے۔

(انوارعلمائے اہلسنت سندھ،صفحہ۹۸۶)

تفسیر متعلوی:

سندھ کے ایک عالم وفاضل اورروحانی بزرگ حضرت عزیزاللہ متعلوی گزرے ہیں جن کی تاریخ وفات ۷شعبان المعظم۱۲۷۳ھ ہے انہوں نے قرآن مجید کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا اورحاشیہ پرمختصرتفسیرلکھی ہے۔

(سندھ کےصوفیائےنقشبند،جلد۲،صفحہ۲۹۵)

فارسی تفاسیر

معالمات الاسرار فی مکاشفات القرآن:

فارسی نثر میں یہ تفسیر حضرت مولانا حکیم سید محمد حسن صاحب امروہوی کی ہے جو کہ جید عالم اور زاہد و عابد بزرگ تھے حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی اور مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی جیسے بزرگوں سے علم دین حاصل کیا، علم طب حکیم امام الدین دہلوی سے حاصل کیا، عرصہ تک گورنمنٹ کالج اجمیر میں عربی کے پروفیسر رہے کتب سماوی کا مطالعہ بڑی گہری نظر سے کیا تھا انجیل اور زبور پر کامل عبور تھا دیگر کتب میں بعض یہ ہیں

۱۔معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔کشف الاسرار

۳۔حقانیت اسلام

(تاریخ مشائخ چشت، صفحہ ۵۳۰)

تفسیر مفیض المحبت و مورث المعرفت:

سلسلہ چشتیہ کے عظیم بزرگ، مجدد وقت، عارف

باالله، عابدوزاہد، عالم وفاضل حضرت سیدنا میرعبدالواحد بلگرامی کی یہ تصنیف ہے۔حضرت شاہ آل احمداچھے میاں مارہروی کی کتاب آئین احمدی میں اس تفسیر کاایک اقتباس درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان کے سامنے ضرورتھی پروفیسرمحمدایوب قادری نے بھی سبع سنابل کے مقدمہ میں اصح التواریخ کےحوالہ سےایک صفحہ کااقتباس مذکورہ تفسیر کانقل کیاہے

میرعبدالواحدبلگرامی جامع علوم شریعت وطریقت، عارف ومحقق،فردکامل وقطب وقت تھےاوقات عزیزتصنیف اورتکمیل طالبان میں صرف فرماتے،امراءاور مال دنیا سےسخت نفرت ووحشت رکھتے تھے۔

مورخ نامی ملاعبدالقادربدایونی صاحب منتخب التواریخ باوجوداس کےکہ ایک سخت فقیہ ہیں حضورمیر قدس سرہ المنیر کےمتعلق فرماتے ہیں

''ایک بارحالت سفرمیں رات بھرحضورمیرکی خدمت میں حاضری کااتفاق ہوا علاوہ ان برکات کے جواس تھوڑےوقت میں مجھ کوحاصل ہوئیں یقین ہے کہ میرےحق میں وہ شب لیلۃ القدرتھی ''

شیخ میربلگرامی کی دیگرتصانیف میں

۱۔شرح الکافیہ

۲۔حقائق ہندی

۳۔سبع سنابل

۴۔شرح نزہتۃ الارواح

۵۔حل شبہات وغیرہ شامل ہیں ان میں سبع سنابل کوعظیم شہرت وبارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں

مقبولیت حاصل ہوئی۔

(تذکرہ نوری، صفحہ۴۰)

آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے تذکرہ نوری میں ۹۱۶ھ جبکہ مقدمہ سبع سنابل میں اصح التوارخ کے حوالہ سے ۹۱۲ھ یا ۹۱۵ لکھا ہے اور تاریخ وفات ۳ رمضان ۱۰۱۷ھ ہے۔

(تذکرہ نوری، صفحہ۵۱)

تفسیر صدیقی:

اس کے مؤلف سند الفقہاء حضرت خواجہ غلام صدیق شہدادکوٹی ہیں مادرزادولی اور علم لدنی سے سرفراز تھے ۱۲۵۰ھ / ۱۸۴۲ء کو ضلع کچھی بلوچستان میں پیدا ہوئے صرف تیرہ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم وفنون کی تحصیل سے فراغ ہوکر مسند تدریس وافتاء پر جلوہ گر ہوئے، آپ بلند پایہ مدرس، مفتی، نعت گوشاعر اور صاحب کرامت بزرگ تھے متقی، پرہیز گار، متوکل، مخلص، شریعت مطہرہ کے پابند، دریادل سخی، انتہائی شفیق ومہربان اور حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عاشق صادق تھے کہ کبھی بے وضو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لیا اور نہ کبھی عمدہ مدینہ منورہ کی طرف پیٹھ کی۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ / ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء کو وصال فرمایا، مزار مبارک شہدادکوٹ میں مرجع خلائق ہے۔

(ماخوذ از۔انوار علمائے اہلسنت سندھ، صفحہ۵۷۸تا۵۷۰)

تفسیر بحر مواج:

حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی کثیر التصانیف وبلند پایہ علماء میں سے تھے شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کے متعلق فرماتے ہیں آپ کے اوصاف کی شہرت بیان کی محتاج نہیں آپ

کے زمانے میں اگر چہ بڑے بڑے شہیر فی الا فاق اکابر موجود تھے جوآپ کے اساتذہ اور ہم عصر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جوشہرت اور مقبولیت آپ کوعطا فرمائی وہ اور کسی کونہیں ملی۔

آپ کی اس تفسیر کے متعلق فرماتے ہیں اس میں ترکیب اور معنی وصل وفراق ہیں اس میں سجع کے تکلفات ہیں یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔

(اخبارالاخیار،صفحہ۲۵۷)

یہ تفسیر کئی جلدوں میں ہے اور سلطان شمس الدین ابوالمظفر ابراہیم شاہ کے نام معنون کی گئی ہے پھر دریافت شدہ خطی نسخوں میں کامل ترین نسخہ کتابخانہ فاضلیہ، گڑھی افغانان، پنج کٹھ میں ہے۔

(تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، جلداول صفحہ۳۲)

دیگر تصانیف میں بعض یہ ہیں

۱۔حاشیہ کافیہ

۲۔الارشاد فی النحو

۳۔قرین

۴۔بدیع البیان

۵۔شرح اصول بزدوی

(اخبارالاخیار،صفحہ۲۵۷)

قاضی صاحب ۷۵۰ھ/۱۳۴۹ء کودولت آباد دہلی میں پیدا ہوئے۔

(تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، جلداول، صفحہ۳۰)

اور۲۵ رجب المرجب ۸۴۸ھ کو وصال فرمایا اور جونپور میں سپرد خاک کیے گئے۔

(ایضا،صفحہ۳۲،اخبارالاخیار،صفحہ۴۵۸)

تفسیر امینی:

گیارہویں صدی ہجری کے ایک عالم اور مفسر شیخ محمد امین صدیقی گزرے ہیں ان کے حالات متعارف کتب تاریخ وتذکروں میں نہیں ملتے،ان کی صرف ایک تفسیر امینی فارسی نثر میں سامنے آئی ہے موصوف بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر سے وابستہ علماء ومشائخ میں سے تھے اور انہی کی فرمائش پر اس تفسیر کو لکھنا شروع کیا اور تکمیل کے بعد ان کی خدمت میں پیش کی۔

انہوں نے وضاحت کی ہے کہ اس تالیف سے قبل فارسی میں لکھی جانے والی کتب تفسیر ان کے پیش نظر ہیں خصوصا تفسیر مواہب علیہ تالیف ملاحسن واعظ کاشفی کو بنیادی ماخذ کی حیثیت سے استعمال کیا ہے اور دیگر فارسی تفاسیر سے بھی اخذ واستفادہ کیا گیا ہے۔

مذکورہ تفسیر کے صرف دو خطی نسخوں کا سراغ مل سکا ایک کتاب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے جبکہ دوسرا نسخہ مخطوطات کے معروف تاجر جناب خلیل الرحمٰن داودی (لاہور، پاکستان) کے کتب خانے میں تھا۔

(تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند،جلداول،صفحہ۸۵)

مواھب الرحمٰن:

اس کے مؤلف مولانا غلام محمد اسلمی مدراسی تیرھویں صدی ہجری کے نامور علماء میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس وتدریس میں گزارہ،علوم معقول میں خوب

مہارت رکھتے تھے عربی وفارسی دونوں علمی زبانوں پرکامل دسترس تھی مسلکا شافعی تھے۔
اس تفسیر کوانھوں نے اپنی وفات سے دس دن قبل مکمل کیا تھااوراس میں عقلی ونقلی دلائل سے خوب بحثیں کی ہیں زیادہ تر شوافع سے استنباط کیا ہے جسے فارسی میں ہندوستان میں لکھی جانے والی ایسی تفسیروں میں اہم درجہ حاصل ہے کیونکہ اکثر تفاسیر حنفی مکتبہ فکر کے علماء کی تالیف کردہ ہیں غیر حنفی تفسیریں بہت کم لکھی گئی ہیں ان میں مواھب الرحمٰن شافعی نکتہ نظر کی ترجمان ہے۔
یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں مرتب ہوئی اور آخری دواجزاء مطبع جامع الاخبار، مدراس سے ۱۲۶۱ھ میں طبع ہوئے، مؤلف کی دیگر تالیفات یہ ہیں
۱۔تحفہ اثناعشریہ کا ترجمہ بنام الترجمۃ العبقریۃ والصولۃ الحیدریۃ
۲۔سفینۃ النجاۃ:علم عقائد میں یہ ایک مبسوط کتاب ہے۔
۳۔تنبیہ الغافلین یہ ردوہابیہ کے موضوع پر ہے۔
مولانا غلام محمد اسلمی کی ولادت ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء مدراس میں ہوئی اورانتقال باختلاف روایت ۱۱محرم الحرام ۱۲۷۱یا۱۲۷۲ھ/۵۵۔۱۸۵۶ءکوہوا۔ (ماخوذاز۔ایضا،صفحہ۲۰۵تا۲۰۱)

معدن الجواہر:

ملا ولی اللہ ابن ملا حبیب اللہ فرنگی محلی خانوادہ فرنگی محل لکھنو کے پہلے عالم ہیں جنہوں نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی یہ تفسیر بڑی تقطیع پرآٹھ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے۔
(علمائے فرنگی محل لکھنو،صفحہ۱۷۴)

موصوف تمام علوم وفنون کے ماہراورامراءوروساء میں صاحب عزت واحترام تھے متعدد کتب تالیف

کیں تاریخ وفات ۱۰صفر ۱۲۷۰ھ / نومبر ۱۸۵۳ء ہے۔(ایضا،صفحہ ۳۰۵)

فتح العزیز:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی یہ تفسیر اپنی نوعیت کی ممتاز اور بہترین تصنیف ہے جو علمی حلقوں میں خاص اہمیت کی حامل ہے اس تفسیری نکات خوبصورت اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں جو کہ شاہ صاحب کی علمی وادبی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہیں۔اس کے متعددایڈیشن پاک وہند سے شائع ہو چکے ہیں۔پاکستان میں علامہ پیر سید محفوظ الحق شاہ صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور سے ۴ مجلدات میں شائع ہوا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا شمار ہند کے ممتاز علماء اور تیرہویں صدی ہجری کے مجددین میں ہوتا ہے آپ بیک وقت مفسر، محدث، مفتی، مصلح اور شیخ طریقت تھے علم حدیث کی ریاست ان پر منتہی تھے پورے ہند کے علماء کا مرجع تھے۔

سن ولادت ۱۱۵۹ھ اور سن وفات ۱۲۳۹ھ ہے۔

(حدائق الحنفیہ، صفحہ ۵۲۵)

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی کی تصانیف وتالیفات

1۔ الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ
2۔ پاک وہند کے مفسرین اہلسنت اوران کی تفسیریں
3۔ امام احمد رضا خان، میری نظر میں
4۔ القول العالیہ فی ذکر المعاویہ
5۔ احیاء مخطوطات، وقت کا تقاضہ
6۔ گناہوں سے توبہ اوراس کی شرائط
7۔ اسلام میں علماء کا مقام
8۔ ملت اسلامیہ اوراقوام متحدہ
9۔ فیس بک کا استعمال، مقاصداوراحتیاتیں
10۔ مولدالرسول صلی اللہ علیہ وسلم
11۔ مولدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
12۔ فضائل آفات

13۔ مقالات ومضامین

14۔لاحاصل (شعری مجموعہ)